© rasailojaraid.com

کس کا اندازِ تکلم صورتِ اعجاز ہے
فکر کس کی طائرِ سدرہ کی ہم پرواز ہے

کس کو اتنی قدرتیں حاصل ہیں نظم و نثر پر
کس کے قابو میں ہیں یوں الفاظ کے شمس و قمر

نو بہارِ گل کو دے گا کون ذوقِ تازگی
کون غنچوں کو سکھائے گا فسونِ دلبری

کون چمکائے گا اب رخسارِ صبحِ لالہ فام
کون سلجھائے گا دستِ فکر سے گیسوئے شام

ہے مزاجِ زندگی اس درد سے آشفتہ تر
بجلیوں نے پھونک ڈالا گلشنِ علم و ہنر

اب کوئی دل بستگی گلشن کے پھولوں میں نہیں
وحشتوں کا جوش صحرا کے بگولوں میں نہیں

اٹھ گیا بزمِ جہاں سے واقفِ اسرارِ فن
مر گیا زینت دہِ اورنگ و دیہیم سخن

(۵)

اے کہ دہ تیرے تخیل نے بحسنِ آگہی
مضمحل طرزِ بیاں کو دی جو تازہ زندگی

اپنے بیگانے مقر ہیں اس کے اے اُستادِ فن
وقت پر تو نے حریفوں سے بھی لی دادِ سخن

شاعری تیری ہے یا شمعِ شبستانِ ازل
زندگی ہے جس کے پروانوں کی سوزِ مستقل

فلسفہ رنگِ تصوف اور تغزل کا گداز
تیرے نغموں کی فضائیں ہیں رہینِ سوز و ساز

جدتِ تخیل ہے ہم پہلوئے حسنِ شعور
تیرا اندازِ سخن ہے طرزِ عصری کا ظہور

یہ روانی یہ جزالت اور یہ معراجِ نظر
بے جا کہئے سمجھے اردو کا قاآنی اگر

میر و سودا ذوق و غالب کی عجوبہ کاریاں
بخش دی تھیں تجھ کو قسامِ ازل نے یکجاں

حسن کے خلوت کدے کو اور روشن کر دیا
برقِ طورِ عشق تھا ہر نالۂ برہم ترا

ہے تری آواز اک پیغامِ حریت نواز
کارنامہ ہے ترا تعمیرِ مستقبل کا راز

(۶)

مجھ کو تیری موت نے یہ راز بھی سمجھا دیا
مر گیا شاعر جس کو کہتے ہیں وہ زندہ تھا

© rasailojaraid.com